Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۲۴ صفر ۱۴۱۰ھ، ۲۶ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۱۸

اللہ کی تقدیر کا فیصلہ

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ ہماری تقدیر کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بھی دنیا کی لذتوں کی پیروی کرتے ہیں انکو اور ان کے معاشرے کو ہم ملیامیٹ کر دیں گے۔"
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)

داعی الی اللہ بننے کیلئے جماعت کو اپنا کردار بلند کرنے کی شدید ضرورت ہے

جہاں دعوت الی اللہ کرنے والوں نے پاک تبدیلی پیدا کی وہاں پھل لگنے شروع ہو گئے

قول حسن اور اعلیٰ کردار کے حامل داعی الی اللہ کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کرسکتی

وقف کرنے والے بچوں کی عظمتِ کردار کیلئے ابھی سے کوششیں شروع کر دیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ
فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

لندن: سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء کو خطبہ جمعہ بیت الفضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا گذشتہ چند سالوں سے میں جماعت احمدیہ کو جہاں دعوت الی اللہ کیطرف مسلسل توجہ دلا رہا ہوں وہاں ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیتا چلا آ رہا ہوں۔ کہ اپنے کردار کو عظیم بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ قرآن کریم سے متعدد جگہ یہ واضح ہدایت ملتی ہے کہ جبتک کردار میں عظمت نہ ہو نہ بات میں عظمت پیدا ہوسکتی ہے نہ دعا میں عظمت پیدا ہو سکتی ہے۔

ایک جگہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمہاری دعا آسمان کی طرف رفعت اختیار نہیں کر سکتی۔ یا آسمان کی طرف بلند نہیں ہو سکتی۔ جب تک تمہارا کردار اسے بلند نہ کر رہا ہو۔ اس میں قبولیتِ دعا کا ایک بہت گہرا راز ہے۔ اور دوسری جگہ ایک موقع پر یہ فرمایا۔ کہ قولِ حسن بہت اچھی چیز ہے۔ اور اس کے بغیر دعوت الی اللہ ممکن نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ساتھ عمل اچھے ہوں۔ تو درحقیقت یہ دونوں مضمون ایک ہی مرکزی فلسفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن دعا میں بھی خدا تعالیٰ بھی بات اسی وقت سنتا ہے جب اس کے پیچھے عظمتِ کردار موجود ہو۔ اس کے بغیر دعا میں طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ تو بندے کیسے تمہاری بات سن لیں گے۔ جو خدا کی نسبت کم رؤوف اور رحیم ہیں۔ اور کم توجہ کرنیوالے ہیں۔ یعنی خدا کی نسبت تو بہت ہی کم توجہ کرنے والے ہیں۔ جس کی درحقیقت کوئی نسبت ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو بعض کمزوروں کی دعا بھی سن لیتا ہے۔ لیکن بندوں میں یہ بات کم دکھائی دیتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے۔ جس کی چاہے دعا سن لے۔ یہ اس کی نفی نہیں ہو رہی۔ مگر بندے بالعموم زیادہ سخت دل ہوتے ہیں، زیادہ تنقید کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان پر وہی اچھا قول اثر کرتا ہے۔ جس کے ساتھ عظمت کردار موجود ہو۔ اس لئے داعی الی اللہ بننے کے لئے جماعت کو اپنا کردار بلند کرنے کی نہایت شدید ضرورت ہے۔ اور جہاں دعوت الی اللہ کے وعدے ملتے ہیں۔ وہاں مجھے یہی فکر شروع ہو جاتی ہے۔ کہ دعوت الی اللہ کرنے والوں نے اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی پیدا بھی کی ہو یا نہیں۔ جہاں کرتے ہیں وہاں پھل لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں ایک ویلش WELSH احمدی مسٹر نعمان کا ذکر فرمایا۔ کہ ان کے بارہ میں مجھے ایک انگریز نے کہا۔ کہ ان کے چہرہ سے سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے مسلمان ممالک نے اپنے غلط رویّہ کے نتیجہ میں دین حق کو بدنام کیا ہے۔ اور جگہ جگہ ان رستوں کو بند کر دیا ہے۔ جن رستوں سے لوگ دین حق میں داخل ہو سکتے تھے۔ اس لئے اگر دروازہ کوئی ہے۔ تو جماعت احمدیہ کا دروازہ ہے۔ لیکن اس دروازہ کو وسیع کرنا یہی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دروازہ کی وسعت احمدیوں نے اپنے کردار کی عظمت سے پیدا کرنی ہے۔

حضور نے فرمایا! ایک نعمان کی ضرورت نہیں۔ لاکھوں کروڑوں نعمانوں کی ضرورت ہے۔ جو مختلف ملکوں میں پیدا ہوں۔ اپنی عظمتِ کردار کے ذریعہ سے لوگوں کو دینِ حق کی طرف متوجہ کریں۔ اور ان کے دل کے رستہ سے لوگ دینِ حق میں داخل ہونا شروع ہوں۔ اور ان کی آنکھوں کی راہوں سے وہ دین حق کے حسن کا مطالعہ کریں۔ اس نقطہ نگاہ سے داعیان الی اللہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے داعیان الی اللہ کی ضرورت ہے۔ جن کی زبان بھی قول حسن

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ تبوک ۱۳۶۸ ہش — ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء

فطرت کی سعادت

نشان تو بے شک وہ ہوتا ہے جو کھوٹے اور کھرے میں تمیز کر دے۔ سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا ثابت کر دے۔ لیکن نشان سے بڑھ کر ایک اور بات بھی ہے اور وہ ہے فطرت میں سعادت کا ہونا اور سچ کے ساتھ مناسبت کا ہونا۔ اگر سعادت اور مناسبت نہ ہو تو نشان سروں کے اوپر سے گزر جاتا ہے اور اس کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ آپ کہتے رہیں کہ یہ یا وہ نشان ظاہر ہوا ہے جن کو نظر نہیں آنا انہیں نظر نہیں آئیگا۔ آخر کس زمانے میں نشان ظاہر نہیں ہوئے اور کب ایسا وقت تھا کہ کسی نشان کی وجہ سے سب لوگوں نے کھوٹے اور کھرے یا سچے اور جھوٹے میں امتیاز کرلیا۔ نہ ایسا کبھی ہوا ہے نہ ایسا کبھی ہوگا۔ ہاں فطرت میں سعادت ہو اور سچائی سے مناسبت ہو تو ذرّے ذرّے میں اور بات بات میں نشان دکھائی دینے لگتے ہیں۔

اس سب کچھ سے معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے دل کی صفائی اور فطرت کی سعادت کی فکر کرنی چاہیئے۔ اسی کے گرد اس کی زندگی گھومتی ہے۔ اسی سے اسے اپنے اوپر اعتماد پیدا ہوتا ہے کہ اس کی آنکھیں کھلی ہیں۔ جسمانی آنکھیں بھی اور دل کی آنکھیں بھی۔ اگر آنکھیں ایسی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی نظر نہ آئے تو نشانات جو اس کے جلوے اور اس کے مظاہر ہیں وہ کیسے نظر آ سکتے ہیں۔ اگر خدا نظر آنے لگے اور اس کے جلووں اور اس کے مظاہر سے شناسائی پیدا ہو جائے تو زندگی یقین سے مالا مال ہو جاتی ہے، جینے کا مقصد سامنے نظر آنے لگتا ہے اور انسان اسکے حصول میں کوشاں بھی ہو جاتا ہے اور حصول آسان بھی ہو جاتا ہے۔

پس ہماری دعوت الی اللہ کا ایک مقصد ——— اور یہی سب سے بڑا مقصد ہے ——— یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارے ماحول میں لوگوں کی فطرت میں سعادت پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کے جلووں سے مناسبت پیدا ہو جائے۔ کوئی کسی مذہب کا پیروکار ہو اگر اسے یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں تو اپنی زندگی کو بھی سنوار لے گا اور دوسروں کی زندگی کے سنورنے کا بھی سامان بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضلوں سے ہمیں سعادت بھی عطا کرے اور مناسبت بھی۔ ہمیں ہر ذرّے میں اس کے جلوے اور مظاہر نظر آنے لگیں اور ہر ذرہ ہمارے لئے اسکی ہستی اور اس کی قوت کا نشان بن جائے۔ اور یہی بات ہم ساری دنیا کو دکھا بھی سکیں اور سمجھا بھی سکیں۔

صوبوں اور وفاق کی باتیں
جینے جی مرنے کی گھاتیں
کس کے پیچھے کون ہے یارو
کس کا ہاتھ ہے کس کی لاتیں

(ابوالاقبال)

"احمدی جوانوں کے نام"

نئی صدی کا نیا آفتاب جھک جھک کر
تمہارے عزمِ جواں کو سلام کرتا ہے
نئی صدی کا مصنّف، تِری محبت کو
تِرے عمل کو، وفا کو سلام کرتا ہے
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

تم اک درخت کی شاخیں ہو ایک باغ کے پھول
تمہارا راستہ بھی ایک اور منزل بھی
چلے چلو کہ ٹھہرنا نہیں کہیں بھی تمہیں
تمہارا فائدہ بھی ایک اور حاصل بھی
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نہ ابتلاء سے ہو خائف نہ بجلیوں سے ڈرو
بڑھے چلو جو سمندر بھی تجھ کو حائل ہو
تم احمدی ہو یہی فخر ہے تمہارے لئے
تمہیں تو روحِ صداقت ہو، تم ہی منزل ہو
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نئی رُتوں کی، نئے موسموں کی بات کرو
ابھی کھلے جو نہیں ان گلوں کی بات کرو
اُلجھ نہ جانا کہیں راستوں کے چکّر میں
نئے مقام، نئی منزلوں کی بات کرو
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نئی سحر کا نیا آفتاب تم ہی تو ہو
نئے فلک کا نیا ماہتاب تم ہی تو ہو
نئی کہانی کا عنواں، نئی کتاب ہو تم
اور اس کتاب کا رخشندہ باب تم ہی تو ہو
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

جنہوں نے آج لُٹایا تمہارے کل کیلئے
بڑے ہی پیار سے درسِ وفا دیا ہے تمہیں
خدا کی راہ میں مرنا ہی زندگی ٹھہرے
یہ راز اپنے عمل سے بتا دیا ہے تمہیں
قدم رکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

نئی صدی کے تقاضے نئے نئے ہوں گے
تمہارے سامنے پُرپیچ راستے ہوں گے
قدم قدم پہ جو درپیش مرحلے ہوں گے
تمہیں یہ سارے مسائل سنوارنے ہوں گے
قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

سدا بہار رہے گلشنِ ہدایت پہ
منیرہؔ ہاتھ اُٹھا کر دعا یہ کرتی ہے
ہر اِک قدم پہ تمہارا خدا محافظ ہو
جھکا کے سجدے میں سر التجا یہ کرتی ہے

قدم رُکیں نہ تمہارے ہزار مشکل ہو

سیّدہ منیرہؔ ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

عرب/افریقہ تعلقات

گذشتہ جولائی میں افریقی تنظیم اتحاد کے اجلاس میں مصر کے صدر حسنی مبارک کو چیئرمین منتخب کیا گیا تھا۔ ایک لمبے عرصے کے بعد کسی عرب رہنما کو صدارت کا یہ عہدہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اور بھی کئی فوائد حاصل ہونے کا امکان ہے۔ لیکن پہلی اور نمایاں بات جو سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ افریقی اور عرب ممالک کے آپس کے بارہ سالہ تعلقات جن میں گرمجوشی نہیں آرہی تھی۔ اب امید کی جاتی ہے کہ ان میں گرمجوشی آئے گی اور یہ ممالک ایک دوسرے کے قریب قریب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ ان ممالک کے وزرائے مال اسی مہینے واشنگٹن میں ایک میٹنگ میں اس بات پر غور کریں گے کہ یہ تعلقات سرمایہ لگانے کی صورت میں کس طرح بہتر اور مستحکم کئے جا سکتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ پچاس کروڑ ڈالر کے سرمائے سے یہ بات شروع کی جائے گی۔ افریقہ کے ممالک اور عرب ممالک میں مختلف قسم کی صنعتیں لگائی جائیں گی۔ اور اسی طرح فری ٹریڈ علاقے کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ افریقی تنظیم اتحاد کے سیکرٹری جنرل مسٹر عیدے اُمارو (IDEOUMAROU) کا کہنا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اب افریقی عرب اتحاد مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگیا ہے۔ اس تنظیم کے پچاس اراکین ہیں۔ مسٹر امارو نے یہ بات قاہرہ میں قرضوں کی ادائیگی کے سلسلے میں ایک سیمینار میں شرکت کرتے ہوئے کہی۔ دراصل اس کوشش کا آغاز گذشتہ جولائی ہی کی چوٹی میٹنگ میں کیا گیا تھا۔ تمام اراکین نے اس بات کی زبردست خواہش کا اظہار کیا تھا کہ افریقی اور عرب ممالک زندگی کے ہر شعبے میں ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کوشش کی ہی نہیں گئی۔ نائیجیریا کے نمائندے آگسٹس آئی خومو نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ اب تک تو کچھ نہیں کیا جا سکا لیکن اب ضرور کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیئے۔ جن معاملات میں خاص طور پر اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے وہ خوراک کو محفوظ کرنا اور ایسی ہی زندگی کی دوسری ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ ۱۹۹۰ء میں افریقی اور عرب ممالک ایک متحدہ تجارت میلہ لگائیں گے اور ۱۹۹۱ء میں افریقی عرب ثقافتی ادارہ قائم کیا جائے گا۔ ان باتوں کا فیصلہ گذشتہ جون میں کویت میں افریقی عرب سٹینڈنگ کمیشن نے کیا تھا۔ نائیجیریا کے آئی خومو نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ سیاسی طور پر بھی یہ تعلقات مستحکم ہونے چاہئیں۔ ان کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ بعض ممبر ممالک نے جنوبی افریقہ سے جو تعلقات قائم کر لئے ہیں وہ سب کے مفاد کے خلاف ہیں۔ سیاسی استحکام کے ساتھ ہی جنوبی افریقہ کی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے اور نسلی تفریق کی پالیسیوں کو خاتمہ کے قریب لایا جا سکتا ہے۔

بچوں کی تعلیم

ہمارے قارئین کو یاد ہوگا کہ ہم نے گذشتہ ایام میں محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی کے ایک پوتے مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی کے بیٹے کی تعلیمی کامیابیوں کا ذکر کیا تھا۔ ان کا یہ پوتا امریکہ میں رہتا ہے اور خداداد ذہانت سے اس نے اپنی تعلیمی کامیابیوں سے وہاں کے تعلیمی اداروں کو حیرت میں ڈال دیا۔ ہمارے لئے یہ خبر نہایت خوشکن تھی۔ ایک پاکستانی احمدی بچہ امریکہ میں اپنی تعلیمی قابلیت کا لوہا منوا لے تو یہ کتنی بڑی خوشی کی بات ہے۔ ویسے کہتے ہیں کہ امریکہ کے تعلیمی اداروں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ایشیا کے باشندے جو امریکہ میں رہائش پذیر ہیں ان کے بچے امریکی بچوں سے تعلیم میں عام طور پر آگے نکل جاتے ہیں۔ جب انہوں نے اس بات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایشیائی لوگوں کو یہ عادت ہے کہ گھر پر بھی والدین یا بڑے بہن بھائی بچوں کی تعلیمی کوششوں میں مدد دیتے ہیں۔ باپ بچے کو پڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ ماں بھی بچے کو پڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ بڑے بہن بھائی ہوں تو بچہ ان سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

بچوں کا سکول سے واپس گھر آکر والدین سے مدد حاصل کرنا کامیابی کا ایک ایسا راز ہے جو ایشیائی لوگوں نے تو بہت دیر پہلے معلوم کر لیا تھا۔ امریکہ اور یورپ اب اس سے آشنا ہوا ہے۔ چنانچہ انگلستان میں اس وقت ایک تعلیمی نفسیات کی ماہر کیٹ ٹاپنگ یہ مہم چلا رہی ہیں کہ بچوں کے ساتھ والدین مل کر پڑھیں۔ یعنی دونوں ایک ایک کتاب لے کر ایک ساتھ اسے پڑھیں۔ اس کا نام انہوں نے پیرڈ (PAIRED) ریڈنگ رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات معلوم تو ۷۰ء کے دہاکے میں ہوگئی تھی لیکن زور اس پر اب دیا جانے لگا ہے۔ تجزیہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ویسٹ یارک شائر کے اے سکولوں کے ۲۷۵۰ بچوں کا جب تعلیمی ریکارڈ دیکھا گیا تو پیرڈ (PAIRED) ریڈنگ سے خاصا فائدہ نظر آیا۔ کہتے ہیں کہ پیرڈ ریڈنگ سے پتہ چلا کہ وہ آٹھ ہفتے کی مشق کی بات ہے۔ ٹاپنگ کا خیال یہ ہے کہ اس میں والدین کی تھوڑی سی تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ انہیں ایک دفعہ یہ سمجھا دیا جائے کہ یہ سسٹم ہے کیا۔ یہ سسٹم دراصل والدین اور بچوں کا کسی ایک کتاب کو اونچی آواز میں پڑھنا ہے اور دونوں کو بچے کی رفتار سے پڑھنا چاہیئے۔ جس پیراگراف کو بچہ آسان سمجھے گا وہ اس کے پڑھنے میں اپنے والدین سے ایک ذرا سا آگے ہوگا۔ اور جہاں وہ مشکل محسوس کرے گا وہاں وہ ان سے پیچھے رہ جائے گا۔ اس کا نام انہوں نے شیڈوانگ (SHADOW ING) رکھا ہے۔ سایہ داری گویا کہ بچے پر سایہ پڑ گیا۔ اور اس طرح بچہ اپنی ضرورت کو اپنے کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔ اگر بچہ کوئی غلطی کرے تو والدین کو چاہیئے کہ اس لفظ کو دہرا کر اس کی درستی کر دیں۔ بچہ اس کو دہرائے اور پھر دونوں اکٹھا پڑھنا شروع کر دیں لیکن سب سے ضروری بات یہ ہے کہ تسلسل جاری رہنا چاہیئے۔ "کیٹ ٹاپنگ" کہتی ہیں کہ اگر بچہ کسی پیراگراف کے متعلق یہ سمجھے کہ وہ اسے آسانی سے اور درستی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے تو وہ کوئی ہلکا سا پہلے سے مقرر کردہ اشارہ دے۔ کہنی سے یا میز پر ہاتھ مار کر اور اس اشارے کے بعد والدین پڑھنا چھوڑ دیں اور بچہ پڑھتا چلا جائے۔ اگر کسی جگہ پر بچہ اٹک جائے تو اسے ۵ سیکنڈ کا وقفہ دیا جائے کہ وہ سوچ لے اور لفظ صحیح طور پر کہہ سکے۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو والدین اس لفظ کو کہیں اور بچے سے دہروائیں اور پھر وہ خود اور بچہ دونوں اس لفظ کو کہیں۔ تاکہ انہیں یقین ہو جائے کہ بچے نے صحیح لفظ سیکھ لیا ہے۔ اگر وہ اچھا پڑھے تو اسے شاباش دیں اور اگر کوئی غلطی کرے تو ملامت ہرگز نہ کریں یہ نہ کہیں کہ دیکھتے نہیں ابھی پچھلے صفحے پر تم نے یہ لفظ پڑھا ہے۔ ایسا کرنے سے اس کی خوداعتمادی کو ٹھیس لگے گی۔ جہاں تک کتابوں کے انتخاب کا تعلق ہے وہ بھی بچے کو خود کرنے دینا چاہیئے اور پھر اس بات پر بھی زور نہ دیا جائے کہ ساری کی ساری کتاب ختم کی جائے۔

اب تک اس طریق پر جو تجربے ہو چکے ہیں ان سے نہ صرف پڑھانے والے مطمئن ہیں بلکہ بچے بھی خوش ہیں کہ اس طرح والدین کے ساتھ پڑھنے سے انہیں بہت آسانی ہوگئی ہے۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل مطالعہ

گردِ راہ

عبدالباسط شاہد

حسن اتفاق سے پچھلے دنوں "گرد راہ" نامی ایک کتاب پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کا تعارف کرواتے ہوئے مشہور شاعر و ادیب مجنوں گورکھپوری لکھتے ہیں

"۱۹۳۰ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک کا زمانہ برصغیر کی تاریخ میں صحیح معنوں میں نشاۃ ثانیہ کا دور تھا جس نے ہماری قومی فکر و نظر میں انقلاب برپا کر دیا اس دور نے ایسے مفکر اور مدبر پیدا کئے جنہوں نے ہم کو نئے موڑ اور نئے زاویوں سے دیکھنا دکھانا سکھایا انہیں میں ایک بہت اہم نام ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کا ہے۔

فیض احمد فیض نے آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس کتاب کے متعلق لکھا:

"ادیب، ناقد، عالم، معلم ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری .... گذشتہ نصف صدی کی علمی و ادبی، سیاسی اور ثقافتی زندگی کے مختلف شعبوں کا مختلف مقامات پر نظر غائر سے مشاہدہ کیا اب کشاکش روزگار سے فراغت کے بعد آپ نے اس بھرپور زندگی کے تجربات اور مشاہدات کی یادداشتیں رقم کی ہیں "گرد راہ" کے صفحات میں ہمارے عصری دور کا یہ منظر نامہ پڑھنے والوں کے لئے یقیناً دلکشی اور بصیرت افروز ثابت ہوگا"۔

اس منظر نامے کے بعض نظارے آپ کی خدمت میں پیش ہیں :۔

قیام پاکستان کی کوششوں اور ابتدائی مشکلات میں مصنف ایک تماشائی نہیں بلکہ خود اہم کردار ادا کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں ان کے تاثرات ملاحظہ ہوں :

"لیاقت علی خان کے دور میں اگر آئین بن جاتا۔ جائیداد متروکہ کا قضیہ بلا تاخیر ختم کر دیا جاتا اور سرکاری ملازمتوں میں صوبائی تخصیص کے اصول کو ختم کر دیا جاتا تو ملک اس سیلاب بلا سے بڑی حد تک محفوظ رہ جاتا جس سے وہ دوچار ہوا

.... اگر پاکستان اس آزمائش میں ناکام رہا تو اسکی اصل وجہ یہ تھی کہ ملک پر مفاد پرستوں کی گرفت شروع ہی میں مضبوط ہو گئی تھی۔ متروکہ جائیداد زہر قاتل کی طرح معاشرے میں داخل ہو گئی اور حرص و ہوس کا بازار ایسا گرم ہوا کہ لوگوں کا حلیہ بدل گیا نو دولتیوں، شعبدہ بازوں اور گرہ کٹوں کی بن آئی .... یہ قول کئی لحاظ سے صحیح تھا۔ صوبائی عصبیت کا جن بوتل سے یوں نکلا کہ قومی وحدت خواب و خیال ہو گئی۔

..... پھر یہ ظاہر ہونے لگا کہ مسلمانوں کا تہذیبی ورثہ وہ نہیں تھا جو تحریک پاکستان کے وقت بیان کیا گیا تھا اور اسلامی قدریں وہ نہیں تھیں جن کی تشریح علامہ اقبال اور قائداعظم نے کی تھی گویا ان کی تفسیر قبائلی سرداروں، جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے پاس تھی۔ اور جو بھی ان کے مفاد کا مخالف تھا وہ قوم و ملک کا مخالف ٹھہرایا گیا"۔

(ص ۱۸۶-۱۸۵)

"بصد مشکل حکومت کا ابتدائی ڈھانچہ کھڑا ہی ہوا تھا اور نصف کروڑ ہندو اور سکھ اپنی منقولہ ملکیت لے کر سرحد پار ہوئے تھے اور ان کی جگہ اتنے ہی شکستہ حال مسلم مہاجروں نے سنبھال لی تھی کہ سال بھر بعد قائداعظم انتقال فرما گئے۔ ملک کی بنیاد رکھی گئی تھی کہ معمار اٹھ گیا۔ لیاقت علی خاں نے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی اور اس سفر میں جب وہ جاں بحق ہوئے تو پاکستان اس بحران میں مبتلا ہو گیا جو بیس سال بعد اس کی تقسیم کا باعث ہوا۔ اس بحران کے اسباب صاف ظاہر ہیں ایک تو یہ کہ مسلم لیگ کے پاس آزاد پاکستان کی تعمیر کا کوئی منصوبہ نہیں تھا دوسرے یہ کہ پاکستان اتنی جلدی اور ان حالات میں بنا کہ اس کا بچ رہنا معجزہ سے کم نہیں ...... تنظیمی اعتبار سے پاکستانی علاقے میں مسلم لیگ کی جڑیں کمزور تھیں اور یہ کمزوری لیاقت علی خاں کی شہادت کے بعد ہی ظاہر ہو گئی اب جو سیاسی خلا پیدا ہوا اسے نوکر شاہی اور فوجی آمریت نے پر کرنے کی کوشش کی اور بے چارے ملک کی حالت اس یتیم کی ہو گئی جو والدین کے انتقال کے بعد چیرہ دست ملازموں کے رحم و کرم کا محتاج ہو جائے"۔

(ص ۱۸۵)

مندرجہ ذیل مشاہدہ میں ایک بھرپور طنز ہی نہیں بہت کچھ پایا جاتا ہے۔

"...... یونیسکو نے جب میری خدمات طلب کیں تو میں پیرس چل پڑا۔ اس وقت یہی طے پایا تھا کہ دو تین سال کے بعد وزارت میں لوٹ آؤں گا لیکن لگ بھگ ۱۷ سال یونیسکو کی ملازمت میں گذار دیئے۔ اور اب اس کا وظیفہ خوار ہوں"۔

(ص ۱۸۸)

مصنف کتاب کو دنیا بھر میں سیاحت کے خوب مواقع حاصل ہوئے جن سے آپ نے خوب استفادہ کیا۔ جاپانی رہن سہن کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں :

"ان کی روزمرہ کی غذا بہت سادہ بلکہ کچھ بدمزہ سی ہوتی ہے لیکن اسے دستر خوان پر چننے اور سجانے میں ایسا تکلف برتا جاتا ہے اور ہر لقمے پر شکریہ اور نوش جان کا ایسا غلغلہ بلند ہوتا ہے کہ گویا شادی کی دعوت ہو رہی ہے۔ اہل جاپان کی دوسری خوبی قدرتی مناظر سے لگاؤ ہے کوئی ایسا گھر نہ ملے گا جس میں پودے اور پھول نظر نہ آئیں اور پانی کا فوارہ یا چھوٹا سا حوض دعوت فرحت نہ دیتا ہو"۔

(ص ۲۵۹)

جاپان یا ایشیاء کے ایک ترقی یافتہ ملک کا برطانیہ سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ ایک بڑے پتے کی بات بتاتے ہیں۔

"یہ کیسا عجیب اتفاق ہے کہ مغرب کی سفید فام نسل کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ اس وقت ایشیا کی زرد فام نسل کر رہی ہے۔ فرق یہ ہے کہ مغرب کی رہبری جس برطانیہ نے کی تھی وہ جنگ میں اپنی فتح کے باوجود روبہ زوال ہے اور مشرق کا جو سب سے ترقی یافتہ ملک جاپان ہے وہ جنگ میں شکست کے باوجود روبہ عروج ہے تاریخ کے ان مضمرات کو سمجھے بغیر ترقی کے خواہاں نوآزاد ممالک اپنے مستقبل کی تعمیر صحیح طور پر نہیں کر سکتے"۔

(ص ۲۶۱)

ذیل میں نیویارک کا ذکر ہے مگر غور سے دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ موجودہ دور کی نام نہاد ترقی پر بڑے خوبصورت انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے۔

"مغرب سے تین ہزار میل مشرقی کنارے پر ملک کا سب سے بڑا شہر نیویارک آباد ہے یہ گویا انسانوں کا جنگل ہے اور اسے آسمان بوس عمارتوں اور موٹروں کے جنجال نے اس طرح گھیر رکھا ہے کہ فرد کو اپنی ذات بے حقیقت معلوم ہونے لگتی ہے تاہم یہیں کے ساہوکار صرف امریکہ نہیں بلکہ دنیا کی منڈیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ محض اتفاق نہیں کہ یہودیوں کی بہت بڑی تعداد اس شہر میں آباد ہے۔ یہاں اپنے قیام کے دوران میں نے کئی خوشحال امریکیوں سے پوچھا کہ کیا وہ اپنی زندگی سے خوش ہیں تو جواب ملا کہ خوشی ایسی کیفیت ہے جس کے مفہوم سے ہم ناآشنا ہیں البتہ ہم آرام سے رہتے ہیں کیونکہ آرام کا سامان بازار سے خریدا جا سکتا ہے۔

فلم سازی کی ایجاد امریکہ میں ہوئی اور ابھی اس میدان میں اس کا ہم پلہ کوئی نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ گھر بیٹھے تفریح کی سہولت جو یہاں میسر ہے وہ کہیں اور نہیں درجنوں ٹیلی ویژن اسٹیشن اور سینکڑوں

ریڈیو چینل ہیں جن سے آپ چوبیس گھنٹے اپنی دلچسپی کے پروگرام دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر ذوقِ سلیم پر گراں گذریں گے۔ لیکن اس زمانہ میں ذوق کی شرط مشکل سے ہی عائد کی جا سکتی ہے یہی حال کتابوں رسالوں اور اخباروں کا ہے جو کروڑوں کی تعداد میں شائع ہوتے اور بکتے ہیں۔ غرض یہ صنعتی سماج معیار نہیں بلکہ کثرت کے جس اصول پر قائم ہے اس کا نقطۂ عروج یہاں دیکھنے میں آتا ہے۔ اقبال نے سچ کہا تھا ؎

احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

انسان بزعم خود مشین کے سہارے فطرت پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے نکلا اور اب مشین سے مغلوب ہو کر رہ گیا۔ پہلے تو اس نے مشینوں سے وہ کام لینا شروع کیا جو ہاتھ پاؤں انجام دیتے ہیں اور اب کمپیوٹر کے روز افزوں استعمال نے اسے بے دماغ بنانا شروع کر دیا۔ امریکہ ہی نہیں اسکے جلو میں ساری دنیا اس روش پر گامزن ہے لہٰذا اقدار، اصول یا اخلاق کا ذکر صدا بصحرا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مشین تعمیر، تخلیق کی بے پناہ قوت ہے تاہم اس کا خالق انسان ہی ہے اور اسے جب احساس ہوگا کہ اس کا اصل مصرف انسانیت کی حاکمیت نہیں بلکہ اس کی خدمت ہے تو موجودہ معاشرے کا ایک بڑا بحران ختم ہو جائے گا۔ (صـ ۲۵۵)

آپ کے مشاہدات کا ایک اور پہلو:

"افریقہ میں رہ کر وحشی جانوروں کی خوبیوں کا میں قائل ہوا جن جنگلوں میں شکار ممنوع ہے اور انسانوں کی آمد و رفت کم ہے وہاں جانور فطرت کے قانون پر عمل کرتے ہیں اور ان میں مہذب انسان کی خود غرضی۔ شور و پشتی۔ تعصب عداوت کی نظیر کم ملتی ہے۔ شیر شکم سیر ہو تو ہرن اور نیل گائے بے خطر اس کے پاس سے گذر جائیں تو وہ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا جنگل کے بیشتر جانور گوشت خور نہیں ہوتے ایک بار میں نے شیر کے دو جوڑوں کو ایک زیبرا کا شکار کرتے دیکھا۔ جب وہ اسے مار چکے تو جس جوڑے نے اس کا کام تمام کیا تھا وہ پہلے اسے نوش جان کرنے لگا اور دوسرا جوڑا دور کھڑا اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ جب آدھا زیبرا ختم ہوا تو شیر اور شیرنی وہاں سے ہٹ گئے اور دوسرے جوڑے کی باری آئی۔ یہ شائستگی اس کھڑے کھانے (بوفے) میں دیکھنے میں نہیں آتی جہاں لوگ میزوں پر ایک دوسرے کے منہ سے لقمہ نوچتے رہتے ہیں۔ مجھے وہ واقعہ یاد آیا جب نوابزادہ لیاقت علی خان نے اپنی کراچی کی رہائش گاہ میں دعوت کا انتظام کیا تھا اور باغ میں میزوں پر انواع و اقسام کے کھانے چنے گئے تھے۔ جب مہمان میزوں پر بے تحاشہ ٹوٹے تو مولوی عبدالحق (بابائے اردو۔ ناقل) ہاتھ میں رکابی لئے بھونچکا کھڑے رہ گئے۔ وزیر اعظم نے پاس آکر پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کھانا نہیں کھا رہے تو انہوں نے تنک کر کہا کہ جناب بھیک کا پیالہ لئے کھڑا ہوں معزز میزبان نادم ہوئے اور ان کے لئے الگ میز پر کھانا لگایا گیا۔ میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا وہ سارے وقت کھڑے کھڑے کھانے کی لغویات کا ذکر کرتے رہے۔ (صـ ۲۰۳)

ایک بلند پایہ ادیب و نقاد کی قلم سے بعض ادبی شخصیات کا دلچسپ تذکرہ

"سر شیخ عبدالقادر:

وزیر ہند کی کونسل کے رکن کی حیثیت سے سر عبدالقادر ان دنوں لندن میں مقیم تھے شیخ صاحب کا ایک کارنامہ تو یہ ہے کہ مخزن کے ذریعہ اردو نظم و نثر کو نئی سمتوں سے روشناس کیا اور دوسرا یہ کہ انگریزی دان طبقہ کو اردو ادب سے آشنا کیا۔ اب تو مغربی ممالک کی متعدد دانش گاہوں میں اردو کی درس و تدریس کا انتظام ہے۔ ریڈیو پر پروگرام ہوتے ہیں روزنامے شائع ہوتے ہیں۔ پہلے ایسا کچھ نہ تھا۔ امریکہ سے ڈاکٹر سید حسین نے "یاد وطن" کے نام سے قابل ذکر رسالہ نکالا اور لندن میں شیخ صاحب کے دم سے اردو مجلس کا چراغ روشن ہوا۔ ان کی صدارت میں اس کے جلسے باقاعدہ ہوتے اور اردو کے شائقوں کو بڑی تعداد میں یکجا کرتے تھے۔

شیخ صاحب حفیظ جالندھری کے ایسے قدر دان تھے کہ انہیں لندن بلایا اور ان کی بعض نظموں کا انگریزی میں ترجمہ کیا تاکہ ان کا تعارف وہاں کے ادبی حلقوں میں ہو۔ حفیظ میرے پرانے کرم فرما ہیں۔ میں انہیں علی گڑھ سے جانتا ہوں یہاں وہ رشید احمد صدیقی کے مہمان ہوئے تھے ایک بار جب وہ نظم خواں ہوئے تو گھر کے بچے زور شور سے دادِ سخن دینے لگے اور صدیقی صاحب نے لقمہ دیا۔ چپ کیوں ہو گئے۔ آپ کے اصل سننے والے تو یہی ہیں۔ دراصل حفیظ کے کلام کی خوبی یہی ہے کہ اس میں خاص و عام کے ذوق کی تسکین کا سامان موجود ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اُردو میں ہندی شاعری کے سبک عناصر کو سمونے کی سب سے کامیاب کوشش عظمت اللہ خاں اور حفیظ نے کی ہے۔

میں بلا ارادہ اردو مجلس کے جلسے میں پہنچا تو حفیظ نے شیخ صاحب سے ملایا اور پھر ان سے نیاز مندی کا تعلق ایسا استوار ہوا کہ تقسیم ہند تک باقی رہا۔ ان کی وسیع القلبی نکتہ رسی اور جوہر شناسی کا فیض سب کے لئے جاری تھا۔

(صفحہ ۱۳۵)

مجاز کا ملنا جلنا اختر شیرانی سے زیادہ تو نہ تھا لیکن جو لوگ میری طرح ان دونوں کو جانتے تھے وہ شہادت دیں گے کہ نقطان کی شاعری نہیں بلکہ شخصیت میں بھی حیرت ناک مماثلت تھی۔ ہم عصر شاعروں کی برادری میں ان دونوں سے زیادہ معصوم و محروم دیکھنے میں نہ آئے۔ دونوں کسی اصلی یا خیالی معشوق کی تلاش میں جام بکف سرگرداں رہے اور جب جوانی کا نشہ اترا تو جام سفال ان کے ہاتھوں سے گر کر چور چور ہو گیا البتہ اس جام شکستہ کی صدائے بازگشت اردو شاعری میں دیر تک گونجتی رہیگی۔

(صفحہ ۷۶)

ڈاکٹر ذاکر حسین کی شخصیت میں ذہانت۔ شرافت اور خود گذاری کا بے نظیر امتزاج تھا انکے عزم و انکسار میں بے پناہ کشش تھی۔ میں نے صرف مولانا ابوالکلام آزاد اور مولوی عبدالحق کو ان سے احتیاط برتتے دیکھا۔ جامعہ ملیہ کے مردہ جسم میں انہوں نے جس طرح نئی جان ڈالی اور تقسیم ہند کے وقت علی گڑھ یونیورسٹی کی حفاظت میں وہ جس طرح سینہ سپر ہوئے یہ ہماری تعلیمی تاریخ کے اہم واقعات ہیں۔ علی گڑھ میں مجھ پر ان کا جو التفات شروع ہوا وہ تب تک باقی رہا جب وہ حکومت ہند کے نائب صدر تھے۔ دہلی ہو یا پیرس بار ہا بے تکلف میرے غریب خانہ پر آئے اور میری روحانی بے قراری کی تسکین فرماتے رہے۔"

(صفحہ ۷۷)

ڈاکٹر اختر صاحب کے نزدیک فن و ادب پر ایک جمود کی حالت طاری ہے ان کے الفاظ میں اس کی وجہ یہ ہے کہ:۔

"تہذیبوں کی ترقی او زوال کا براہِ راست تعلق فکری زندگی کے نشیب و فراز سے ہے۔ جب کوئی قوم اندھی تقلید کو ضابطۂ حیات بنالیتی ہے تو وہ آگے کی بجائے پیچھے چلنے لگتی ہے اور تاریخ کی شاہراہ سے بھٹک جاتی ہے اس قانون کا اطلاق فن و ادب پر بھی ہوتا ہے۔ اس صدی کے اوائل تک ہماری شاعری میں روایت پرستی جس طرح غالب رہی اور فلاں کے رنگ یا فلاں کی زمین پر شعر کہنے کا جو چلن رہا اس نے بہتوں کی انفرادیت کو مجروح کیا۔ لفظ معنی سے الگ ہی نہیں ہوا بلکہ بسا اوقات بے معنی ہو کر رہ گیا جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد فارسی ہو یا اُردو۔ نظم ہو یا نثر۔ بیشتر و اکثر رٹی رٹائی اور پٹی پٹائی باتیں ہیں جن کی لامتناہی تکرار سے جی اوبھ جاتا ہے۔ بے شمار مذہبی رسائل ملیں گے جن میں کسی شرح پر شرح لکھی گئی ہے اور علم کے دروازوں پر امام غزالی نے جو قفل جڑا تھا وہ گویا کھُلا ہی نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بہت سے وفادار کتے بھی موجود ہیں مگر افسوس اسکے لئے جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلاوے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۹۶)

بقیہ ! خلاصہ خطبہ

پر قائم رہے یعنی ایسے رنگ میں بات کی جائے جس میں دلکشی پائی جائے ۔ کردار اعلیٰ اور مضبوط ہو، اور کردار لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والا ہو تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارے دین کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ یہ دو شرطیں خدا تعالیٰ نے لگا دی ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ جاؤ میدان میں کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ داعیان الی اللہ کے لئے بڑا ضروری ہے ۔ کہ وہ فوری طور پر اپنے کردار کا محاسبہ کریں دشمن کو شکست دینا ہرگز ہمارا کام نہیں ۔ بلکہ دشمن کا دل جیتنا ہمارا کام ہے ۔ اور خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کا یہی مقصد قرار دیا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی تقدیر لوگوں کے دلوں اور قوموں کے دلوں کے دروازے کھول رہی ہے ۔ اور بعض ایسی قوموں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے ساتھ رابطے ہو رہے ہیں ۔ جن میں پہلے دعوت الی اللہ کے لئے کوئی دروازہ نہیں کھولا گیا تھا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چین میں احمدیت کا دروازہ کھلنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک چینی سکالر باہر آئے ہوئے تھے ۔ اس نے ایک ایسے احمدی کو دیکھا۔ جسکو انہوں نے مختلف پایا ۔ اور وہ ایسا احمدی تھا جسکی شرافت گونگی نہیں تھی بلکہ بولنے والا تھا ۔ اسکے کردار میں دلچسپی تھی ۔ اس نے زبانی اُسکو بتانا شروع کیا کہ میں کیوں مختلف ہوں ۔ ہمارا ایک اخلاقی ضابطہ ہے جسکی پیروی کے نتیجہ میں تم مجھ میں ایک فرق دیکھ رہے ہو۔ چنانچہ دینِ حق کا تعارف، احمدیت کا تعارف اور اسکے نتیجہ میں ایک خاص مثال جو میرے سامنے ہے۔ اس نے وسیع پیمانے پر چین سے رابطے شروع کئے۔ شروع میں اُن رابطوں کا منفی نتیجہ نکلا ۔ لیکن اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان رابطوں کے نتیجہ میں ان لوگوں نے بھی وہاں تحقیق کی ۔ اور ان کے بڑے بااثر راہنماؤں میں سے بعض نے انکو لکھا ہے ۔ کہ ہم نے اب جو تحقیق کی ہے ۔ تو پتہ چلا ہے ۔ کہ یہی جماعت ہے ۔ جو درحقیقت دینِ حق کی علمبردار ہے اور تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہی جماعت ہے ۔ جو امن پرست ہے ۔ اور تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ محبت کے ذریعہ اور پیغام کے ذریعہ دلوں کو فتح کرنے کا خیال رکھتی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس ضمن میں ایک اور بہت ضروری نصیحت یہ ہے ۔ کہ پہلے بھی کی تھی لیکن دوست عموماً بھول جاتے ہیں۔ اس لئے بعض نصیحتیں بار بار کرنی پڑتی ہیں ۔ وہ مخلصین، وہ سعادتمند احمدی جنہوں نے توفیق پائی کہ اگلی صدی کے لئے اپنے بچے ہدیۃً جماعت کو پیش کریں۔ وہ بار بار مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم انکی تربیت کس طرح کریں انکو سمجھانے کیلئے ، انکی مزید راہنمائی کے لئے ایک باقاعدہ شعبہ قائم کر دیا گیا ہے اور تحریک جدید کو میں نے سمجھا دیا ہے ۔ کہ کس قسم کا لٹریچر تیار ہو اور ماں باپ کو کس قسم کی تربیتی نصائح ہونی چاہیں ۔ بچوں کو تو وہ کریں گے ہی ۔ ہم نے تو ماں باپ کو ابھی کرنی ہیں ۔ اور کیا راہنمائی ہونی چاہیئے ۔ وہ اللہ نے چاہا تو اس کے مطابق جلد کام شروع کر دیں گے۔

پھر انکو یہ بھی سمجھایا ہے ۔ کہ ان بچوں کے لئے اس کے دوسرے قدم کے اوپر لٹریچر تیار کرنا ہے ۔ اور مختلف زبانوں میں تیار کرنا ہے۔ تاکہ شروع سے ہی جس رنگ میں ہم تربیت کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے گھروں میں وہ تربیت شروع ہو ۔ اس ضمن میں میں نے یہ نصیحت کی تھی ۔ کہ واقفینِ نَو کی پیشکش کرنے والے جن مخلصین کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئی ہیں ۔ ان کو کیا سکھائیں ۔ بیٹوں کے لئے وہ سہولت نہیں ۔ جو بیٹیوں کے لئے ہو سکتی ہے ۔ کہ میدان میں جہاں مرضی انکو پھینک دو ۔ انکے اپنے کچھ حفاظت کے تقاضے ہیں ۔ کچھ انکے وہی تقاضے ہیں جنکے پیش نظر ہم ان سے اس طرح کام نہیں لے سکتے ۔ جسطرح ہر واقف زندگی مرد سے کام لے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے انکو یہ کہا تھا ۔ کہ ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں ۔ علمی کام سکھائیں ۔ علم پڑھانا تو ہے ہی ۔ علم سکھانے کا نظام جسکو بی ۔ ایڈ اور ایم ۔ ایڈ ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ۔ ان میں انکو آئندہ بڑے ہونے کے بعد داخل کریں ۔ لیکن ابھی سے انکی تربیت اس رنگ میں کریں ۔ پھر ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ۔ خواتین ڈاکٹروں کو اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں ۔ اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں ۔ خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگی پیش کرنی چاہیئے ۔

اسی طرح میں نے زبانوں کا کہا تھا ۔ جن زبانوں کی ہمیں ضرورت پڑنے والی ہے ان میں روسی اور چینی دو زبانیں خصوصیّت سے اہمیّت رکھتی ہیں جماعتِ احمدیہ میں جن زبانوں میں کمی ہے ان میں سپینش بھی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر پنگھوڑے میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے ۔ بلکہ سب سے اچھا ہے ۔ ایسی اگر دائی مل جائے ایسی نرس مل جائے اور جو توفیق رکھتے ہیں ایسی نرسوں کو رکھنے کی وہ اس پر عمل کریں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تو دین کا پیغام پہنچانا ہے اس لئے ہمیں تو ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں ۔ بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں ۔ تصنیف کی صلاحیّت بھی رکھتے ہوں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بچوں کو بھی سکھائیں لیکن بیٹیوں کو خصوصیّت سے ۔ کیونکہ علمی کام میں ہمیں واقفین بیٹیاں بہت کام آ سکتی ہیں ۔ انہوں نے میدان میں نہیں جانا ہو گا ۔ لیکن وہ تصانیف کریں گی ۔ وہ گھر بیٹھے کے ہر قسم کی خدمت کے کام اس طرح کر سکتی ہیں کہ اپنے خاوندوں سے ان کو الگ نہ ہونا پڑے اس لئے ان کو ایسے کام سکھانے کی خصوصیّت سے ضرورت ہے ۔ بچوں کو ہم سنبھال لیں گے ۔ ہم ان کو کسی جامعہ میں داخل کریں گے کسی خاص ملک میں ان کا تعین ہو گا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ واقفین زندگی اس پیغام کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے ۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آخری بات یہی ہے پھر بھی کہ اس کے ساتھ ان کی عظمت کردار کیلئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں ۔ اگر تاخیر ہو تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں ۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں ۔ تو بچے کمزوری کو لے لیں گے ۔ اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی تربیت کے اصول اور طریقے بیان کرتے ہوئے آخر پر فرمایا کہ خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشین کریں ۔ اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپکی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کیلئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

بقیہ ! بچوں کی تعلیم

اور وہ زیادہ بہتر طریق پر پڑھنے لگے ہیں ۔ ہمیں کیبٹ ٹاپنگ کی اس سکیم کا سُن کر خیال آیا کہ چلو ہم نے مغرب سے بہت سی چیزیں لی ہیں، مغرب بھی تو ہم سے کچھ لے ہی رہا ہے نا ، یعنی گھر میں والدین کا بچوں کی تعلیم میں مدد دینا ۔ یہی وہ بات ہے جس نے امریکہ کے لوگوں کو حیران کر دیا کہ ایشیا کے باشندے جو امریکہ میں رہ رہے ہیں ، ان کے بچے کیوں عام طور پر امریکی بچوں سے تعلیم میں آگے نکل جاتے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں ان سے بچا رہے ۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتّے بلّیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شئے ننگی دیکھی تو کھا لی "۔

(ملفوظات جلد چہارم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

درخواستِ دعا

قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

• مکرم عبدالمنان صاحب کوثر کے پھوپھی زاد بھائی عبدالشکور صاحب کی انگلی چھت سے گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

• مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔

• مکرم نذر الاسلام صاحب زیدی بعارضہ فالج بیمار ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم مبارک اسماعیل صاحب بٹ آف یزمان کے خلاف ایک مقدمہ زیر سماعت ہے۔ نیز انکے بھائی مظہر الحق صاحب پتے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔

• مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ (سیالکوٹ) بعارضہ قلب بیمار ہیں ان کے بازو پر بھی فریکچر ہو گیا ہے۔

سانحہ ارتحال

• مکرم قریشی مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر ۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ بیوہ مولوی عبداللطیف صاحب مورخہ ۲۱ ، اگست ۱۹۸۹ء بروز پیر کو تقریباً ۶۵ سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ہیں۔

ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المہدی میں ادا کی گئی اور اس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

• مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ بنت حضرت شیخ جان محمد صاحب مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بروز ہفتہ ½ ۱۲ بجے دوپہر رحلت فرما گئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور اگلے روز بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی خالہ زاد بہن تھیں۔

احباب انکی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نادار مریضوں کے علاج کیلئے عطایا

۱۔ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب آف شیخ سنز نیلہ گنبد لاہور دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور لنڈن میں زیرِ علاج ہیں۔ انہوں نے فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کی بہبود کے لئے مبلغ دس ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ بھجوایا ہے۔ بزرگانِ جماعت اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے ان کے لئے دعا کی جائے کہ شافی مطلق ان کو کامل و عاجل شفاء سے نوازے۔

۲۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب بٹر آف نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ نے پانچ صد روپے ارسال کئے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

پتے درکار ہیں

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیان کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

۱۔ محترمہ صالحہ نسیمہ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب سابق سکونت قادیان بعد میں دارالنصر غربی ربوہ وصیت نمبر ۱۰۸۴۱،

۲۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب بھلی وصیت نمبر ۱۱۷۸۶، سابق سکونت قادر آباد ضلع سیالکوٹ ہے۔

۳۔ محترمہ شہزادہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید ولی محمد شاہ وصیت نمبر ۱۱۷۹۵ سابق سکونت شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ہے۔

۴۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب ڈرائیور وصیت نمبر ۱۲۲۶۷، ساکن چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ موصیہ کی وصیت معلق ہے۔

۵۔ مکرمہ ممتاز جہاں بیگم صاحبہ زوجہ عبدالقیوم خان صاحب وصیت نمبر ۱۹۳۷۲ نے محلہ دارالنصر غربی ربوہ سے وصیت کی تھی۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۶۹ IENCANG CLARKASIH S/O ERAS RUCHI- عمر 51 YER پیشہ BUSINESS MAT ساکن INDONESIA بیعت 1969ء بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1. JULY, 1988 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) 1/2 PARTACAR "COLT DIESEL, 1978 VALUING- 1,500,000,-(2) 1/2 PARTACAR "DAIHATSUZE BRA, 1987" 4,500,000,-(3) 1/2 PART A LRND 500 SQR-MTR. VALUING - 1,500,000,-(4) PART A LAND 280 SQR MTR VALUING - 1,250,000,(5) 1/2 PARTA HOUSE LOCATED AT KARAMG NUNGGAL- 1,000,000-(6) 1/2 PART A SPORT HALL LCO. AT KARAN GMUNGGAL 2,500,000,- (7) 1/2 PARTA SHOP AND GARAGE BUILDING 750,000,- اس وقت مجھے مبلغ 1,60,000/ روپے ماہوار بصورت --- مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ---- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد- ENCANG JARKASIH گواہ شد نمبر ۱- ABIDIN گواہ شد نمبر ۲- IBRAHIM-

مسل نمبر ۲۷۰۷۱ IMRS. ENOK WIDO / OF NAHFUDZ پیشہ HOUSE WIFE عمر 60 سال بیعت 1928ء ساکن TASIKMALAYA ضلع INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اکتوبر 1988ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

EXCEPT HAQ/MAHAR RP.80,000,- A HOUSE WITH LAND 238 SQR MTR. 2,500,000,- اس وقت مجھے مبلغ 94,000/ روپے ماہوار بصورت -- مل رہے ہیں اور مبلغ --- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ- KP. RANEAGENENG INDONESIA - گواہ شد نمبر ۱- ABIDIN INDONESIA گواہ شد نمبر ۲- IBRAHIM INDONESIA

چندہ تحریک جدید

عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ جماعت کے چندہ تحریک جدید کی سو فیصد وصولی عمل میں لائیں اور اسے جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ اس کارِ خیر میں مزید تاخیر کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر ہسپتال میں فوری ضرورت

مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے جماعت کے مرکزی ہسپتال (فضل عمر ہسپتال ربوہ) میں خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں معہ دستاویزات کی فوٹو کاپیاں مقامی امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں یا دفتری اوقات میں براہِ راست ایڈمنسٹریٹر سے ملاقات کریں۔ آسامیوں کی تفصیل معہ گریڈ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد آسامی	گریڈ
۱	پیتھالوجسٹ	۱	۲۹۴۰ - ۲۱۰ - ۵۰۴۰
۲	ریڈیالوجسٹ	۱	۲۲۴۰ - ۱۶۸ - ۴۲۵۶ N.P.A ۵۰۰/-
۳	فی میل میڈیکل آفیسر (گائینی)	۱	۲۲۴۰ - ۱۶۸ - ۴۲۵۶ N.P.A ۵۰۰/-
۴	جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر	۱	ایضاً
۵	آئی رجسٹرار	۱	۲۲۴۰ - ۱۶۸ - ۴۲۵۶ N.P.A ۵۰۰/-
۶	ڈینٹل ٹیکنیشن	۱	۹۸۰ - ۴۹ - ۱۹۶۰
۷	میل نرس	۳	ایضاً
۸	ڈسپنسر	۱	۸۲۶ - ۳۶ - ۱۵۴۶
۹	لیبارٹری اسسٹنٹ	۳	ایضاً
۱۰	اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	ایضاً
۱۰	خاکروب	۲	۴۷۶ - ۱۲ - ۵۷۲ - ۱۵ - ۷۵۲ - ۲۱ - ۹۲۰

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

اعلان برائے توجہ لجنات

براہ مہربانی ایسی خواتین کی فہرستیں ۳۰ ستمبر تک لجنہ مرکزیہ میں بھجوادیں جو درج ذیل شرائط کو پورا کرنے والی ہوں۔

۱۔ ۵۰ سال سے زائد عمر کی خواتین جنہوں نے پہلی مرتبہ قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہو (نام مع عمر اور عرصہ تکمیل)

۲۔ ۱۵ سال سے زائد عمر کی ناخواندہ خواتین جو خواندہ کی صف میں شامل ہوئی ہوں (نام۔ عمر۔ عرصۂ تکمیل)

۳۔ چالیس سال سے زائد عمر کی ناخواندہ خواتین جو خواندہ کی صف میں شامل ہوئی ہوں (نام۔ عمر۔ عرصۂ خواندگی) دیہات میں تیس سال سے زائد عمر کی خواتین کے ناموں پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ تمام لجنات ایسی خواتین کے نام بھجوائیں جنہوں نے مکمل طور پر قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی ہو۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ

ترقی کا زینہ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کیساتھ آپ ترقی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ مدّنظر رکھیئے کہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ آپکی ترقی کا ایک زینہ ہے

(مینجر)

خبریں NEWS

● بری فوج کے سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ مسلح افواج اور قوم میں مکمل ہم آہنگی ممکنہ جارحیت کے خلاف مضبوط ہتھیار ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب فوجی حکمتِ عملی کا ازسرِنو جائزہ لینا ضروری ہوگیا ہے۔

● جنرل مرزا اسلم بیگ نے سندھ رجمنٹ کے کمانڈنٹ افسروں پر زور دیا کہ وہ اپنے افسروں اور جوانوں کی تربیت بہترین انداز میں کریں۔ تاکہ انکی پیشہ ورانہ مہارت میں مزید اضافہ ہو سکے۔ جو کہ پاک فوج کا ہمیشہ سے طرّہ امتیاز رہی ہے۔

● اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر مملکت ملک احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ انکی حکومت اظہار رائے کی آزادی پر مکمل یقین رکھتی ہے اور میری وزارت سرکاری ابلاغ میں آزاد پالیسی جاری رکھے گی۔

● وفاقی محتسب نے ہدایت کی ہے کہ کسی ایسے ملازم کے بلا جواز برطرفی کے عرصہ ملازمت کو جسے لیبر کورٹ نے مراعات کے بغیر بحال کر دیا ہو اولڈ ایج بینیفٹ سکیم کے تحت قابل انشورنس عرصہ ملازمت کے طور پر شمار کیا جائے اور بحال ہونے والے کارکنوں کے برطرفی کے عرصے کو ملازمت میں شمار کیا جائے۔

● ایم کیو ایم کی خدمت خلق کمیٹی کے زیر اہتمام ہفتہ صفائی کی مہم کے پانچویں روز ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے خود بھی کارکنوں کے ساتھ مل کر مختلف کاموں میں حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ خدمت کا عمل جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ صرف ایم کیو ایم نے عوامی خدمت کا رجحان پیدا کیا ہے۔

● بیگم نصرت بھٹو نے کہا کہ افغان مسئلہ روس اور پاکستان کے درمیان تعلقات کے فروغ کی راہ میں واحد رکاوٹ ہے تاہم پاکستان میں جمہوری حکومت کے قیام اور عالمی مسائل کے متعلق روسی رویے میں نمایاں تبدیلی سے افغان مسئلہ کے حل میں آسانی ہوگی۔

● پنجاب کے کئی وزیروں اور مشیروں نے ملک غلام مصطفےٰ کھر سے رابطہ کر کے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ پیپلز پارٹی میں ان کی شمولیت کے بعد وہ ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ اسی طرح پنجاب اسمبلی کے متعدد اراکین نے بھی پیپلز پارٹی میں شمولیت کی صورت میں کھر کو اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرادی۔

تبدیلی زمین یا ٹھیکہ پر

میں محمد شریف ولد شاہ محمد ریٹائرڈ فوجی اپنی زرعی زمین کا تبادلہ ایک مربع واقع موضع جاگو والہ تحصیل و ضلع قصور براستہ کھڈیاں خاص ربوہ کے گرد و نواح میں زرعی زمین سے کرنا چاہتا ہوں۔ زمین زرخیز ہے۔ نہری پانی ششماہی ہے۔ خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

محمد شریف فوجی ریٹائرڈ معرفت ماسٹر آفتاب احمد ۵/۳۴۴ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے

مشہور دواخانہ

پر

حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مینجر **مشہور دواخانہ** فون ۹۰۶

نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ